© rasailojaraid.com

تبصرہ نگار: م۔ا

تبصرہ کتب

تبصرے کے لیے کتاب کے دو نسخے ارسال کرنا ضروری ہے' کتابچہ نما رسالوں پر تبصرہ نہیں کیا جائے گا' ادارہ

یک علمی وفکری مکالمہ: مصنف' مولانا زاہد الراشدی: ناشر' الشریعہ اکادمی، ہاشمی کالونی، کنگنی کالونی، گوجرانوالہ:
قیمت' 150 روپے

یہ کتاب جیسا کہ نام سے ظاہر ہے ملک کے معروف عالم دین اور دانشور مولانا زاہد الراشدی صاحب اور ڈاکٹر جاوید غامدی صاحب کے شاگردوں کے درمیان ایک علمی اور فکری مکالمے پر مشتمل بعض مضامین کا مجموعہ ہے جس میں غامدی صاحب کے کچھ "تفردات" کو موضوع بحث بنایا گیا ہے کہ علماء کو سیاسی فریق نہیں بننا چاہیے، حکومت کے لیے عوام پر زکوٰۃ کے علاوہ کسی بھی قسم کا ٹیکس لگانا جائز نہیں، مختلف مذہبی گروہوں کے جہاد کو جہاد نہیں قرار دیا جاسکتا اور افتاء کو ریاستی قانون کے تابع ہونا چاہیے۔

مولانا زاہد الراشدی صاحب نے مذکورہ بالا تفردات پر نہایت علمی اور منصفانہ انداز اپناتے ہوئے مثبت تنقید کی ہے، جبکہ ڈاکٹر غامدی صاحب کے شاگردوں نے اپنے استاد کے خیالات وافکار کا دفاع کیا ہے۔ کتاب میں فریقین کی جانب سے فکری اختلاف کے باوجود علمی اور سلجھا ہوا اسلوب اپناتے ہوئے کہیں بھی اخلاقیات مکالمہ کا دامن ہاتھ سے چھوٹنے نہیں دیا گیا اور یہی اس کتاب کی سب سے بڑی خوبی ہے۔ کتاب اہلِ علم کے لیے مفید جبکہ عوام کے لیے چشم کشا ہے۔

حدود آرڈی نینس اور تحفظ نسواں بل: مصنف' مولانا زاہد الراشدی صاحب: ناشر' الشریعہ اکادمی، ہاشمی کالونی، کنگنی کالونی، گوجرانوالہ: قیمت، 120 روپے

یہ کتاب حدود آرڈی نینس اور اس میں تحفظ نسواں کے نام سے ترامیم کا پسِ منظر اور پیش منظر، حدود قوانین کی مخالفت کا بنیادی سبب اور اس کے پیچھے کارفرما سوچ اور حدود اور اس سلسلے میں ہمارا عدالتی نظام اور تحفظ نسواں بل جواب ایکٹ بن چکا ہے، کے بارے میں علماء اور دینی حلقوں کا مؤقف جیسے موضوعات پر مولانا زاہد الراشدی

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

صاحب کے مختلف اوقات میں تحریر کردہ مضامین کا مجموعہ ہے۔

کتاب میں مذکورہ بل کے غیر اسلامی ہونے پر دلائل کے ساتھ ساتھ اس سلسلے میں علماء کی طرف سے اس کی مخالفت میں کی گئی کاوشوں کا تذکرہ بھی موجود ہے۔ اور نہ صرف یہ بلکہ حدود آرڈی نینس میں بعض انتظامی خرابیوں کے بنیادی سبب کی بھی نشاندہی کی ہے۔ ملک میں موجود سیکولر طبقے کے علاوہ دیگر حلقوں کی طرف سے اٹھائے گئے بعض اعتراضات کا بھی علمی اور تحقیقی انداز میں جائزہ لیا گیا ہے۔ کتاب معلومات سے بھرپور اور لائق استفادہ ہے۔

بریلویت حقائق کے آئینے میں: مصنف، پروفیسر حافظ غلام احمد میمن: طابع، حافظ غلام احمد میمن: قیمت 300

بریلویت اپنے غیر فطری پن کی بناء پر اپنے آغاز ہی سے ایک غیر معتدل اور افراط وتفریط کا حامل مکتب فکر رہا ہے۔ احمد رضا خان بریلوی مرحوم کے مخصوص اور انتہا پسندانہ مزاج و مذاق کے سبب اس کے عدم اعتدال میں مزید اضافہ ہوا۔ ان کے بعد بریلویت کا چولہا قدرے سرد پڑ گیا اور یوں اس کا چراغ آہستہ آہستہ ماند پڑتا چلا گیا۔ ستر کی دہائی میں احمد رضا خان مرحوم کی وفات سے پچاس سال بعد اچانک بریلویت کے مردہ جسم میں جان پڑ گئی یا ڈالی گئی۔ احیاءِ نو کی اس مہم میں حقائق و واقعات کو توڑ مروڑ کر پیش کرنے اور ان کو مسخ کرنے کے ساتھ ساتھ مخالفین پر بے جا طعن و تشنیع اور خلاف حقیقت الزامات کا نہایت تسلسل کے ساتھ پرچار شروع کیا گیا جو تاحال جاری ہے۔ یہی نہیں بلکہ ایک نہایت غیر معتدل شخص کو کسی معصوم اور دیو مالائی کردار کے طور پر پیش کیا جانے لگا۔

کتاب ''بریلویت حقائق کے آئینے میں'' میں مذکورہ پس منظر اور اس کے پیش منظر کا تاریخی تناظر میں بھرپور جائزہ لیا گیا ہے اور حقائق کو بالکل عیاں کرنے کے لیے مصنف نے انتہائی محنت و جانفشانی کے ساتھ حقیقت اور خلاف حقیقت کے درمیان فرق کو واضح کیا ہے، ان کی بے اعتدالیوں اور حدود سے تجاوز کی نشاندہی کی ہے اور ان کی اپنی کتابوں کے حوالوں کی نقول پیش کر کے آئینہ دکھایا ہے۔ تحقیق کے ضمن میں ہلکے پھلکے تنقید کے نشتر بھی چلائے گئے ہیں۔ بایں ہمہ (شاید کسی مجبوری کی بنا پر) کتاب میں معانی و مطالب کا تکرار قدرے زیادہ پایا جاتا ہے۔ ایک ہی بات کو مختلف مواقع پر دہرایا گیا ہے جس سے قاری کو گرانی محسوس ہو سکتی ہے۔ مجموعی طور پر کتاب اصحابِ تحقیق کے لیے ایک تحفہ گراں مایہ سے کم نہیں۔

☆☆☆

© rasailojaraid.com